روبینہ شہناز

مجلس ترقی ادب کی تحقیقی خدمات

اردو میں ادبی تحقیق کا آغاز یوں تو سرسید احمد خاں کے دور سے ہوتا ہے۔ حالیؔ، شبلیؔ، آزادؔ اور سرسید کے ہاں تحقیقی شعور کی جھلکیاں ملتی ہیں۔ لیکن باقاعدہ طور پر اردو تحقیق کی روایت پہلی جنگ عظیم کے بعد شروع ہوتی ہے۔ ڈاکٹر زور، عبدالسلام ندویؔ، سید سلیمان ندویؔ، حافظ محمود شیرانی، مولانا عبدالحئ، ڈاکٹر عبدالستار صدیقیؔ، ڈاکٹر مولوی عبدالحق، پروفیسر محمد اقبال اور ڈاکٹر مولوی محمد شفیع کے نام اس سلسلے میں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

گذشتہ نصف صدی کے تحقیقی سرمائے کو نظر غائر سے دیکھا جائے تو اس میں سست روی کے باوجود ایک حصہ ایسا ضرور ہے جسے قابل قدر قرار دیا جا سکتا ہے۔ حکومت کی طرف سے تحقیق کے معیار کو بلند کرنے اور سہولت بہم پہنچانے کی کوششیں برابر جاری ہیں۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد بعض تحقیقی ادارے قائم کیے گئے جن میں سے ایک مجلس ترقی ادب ہے۔

مجلس کا قیام:۔ مئی ۱۹۵۰ء میں حکومتِ پنجاب کے محکمۂ تعلیم نے اردو زبان کی بقاء اور ترقی کے لیے ایک لاکھ روپے کی ابتدائی امداد سے صوبائی وزیر تعلیم کی زیرِ صدارت لاہور میں ایک ادارہ قائم کیا جس کا نام "مجلس ترجمہ" رکھا۔ ابتداء میں اس ادارے کا کام اس سے زیادہ اور کچھ نہ تھا کہ مشرق و مغرب کی بلند پایہ علمی کتابیں منتخب کر کے ان کے اردو ترجمے کرے اور انہیں شائع کرائے۔[۱]

۱۹۵۸ء میں حکومت مغربی پاکستان کی وزارت تعلیم نے مجلس کی تشکیل نو کی اور

۱۔ "مجلس ترقی ادب لاہور" تعارف اور خدمات، از امتیاز علی تاج، ص۔۱

اس کا نام ''مجلس ترقی ادب لاہور'' رکھا گیا ا۔ حکومت مغربی پاکستان کے وزیر تعلیم، مجلس کے صدر اور جسٹس ایس۔ اے رحمن نائب صدر مقرر ہوئے۔ ارکان میں وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی، مشیر تعلیم حکومت مغربی پاکستان، سیکرٹری تعلیم، سیکرٹری مالیات، کمشنر لاہور اور ناظم تعلیمات لاہور کے علاوہ شیخ محمد اکرام، سید وقار عظیم، حکیم احمد شجاع اور ڈاکٹر سید عبداللہ شامل تھے۔ مجلس کے پہلے ناظم سید امتیاز علی تاج تھے۔ جو آخر دم تک مجلس ترقی ادب کے روح رواں رہے۔ احمد ندیم قاسمی مجلس کے موجودہ ناظم ہیں۔

مجلس کے اغراض و مقاصد:۔ مجلس ترقی ادب لاہور کی تشکیل نو کے بعد مجلس کے اغراض و مقاصد حسب ذیل قرار پائے۔ ۲

۱۔ کلاسیکی ادب شائع کرنے کا مناسب اہتمام۔

۲۔ بلند پایہ ادب کی اشاعت۔

۳۔ غیر زبانوں کی معیاری کتب کا ترجمہ کرا کے شائع کرنا۔

۴۔ ہر سال بہترین ادبی مطبوعات کے مصنفین کو انعام دینا۔

۵۔ رسائل کے بہترین مطبوعہ مضامین اور منظومات پر انعام دینا۔

کلاسیکی ادب کی ترتیب و تدوین کے سلسلے میں مجلس نے فورٹ ولیم کالج اور انجمن ترقی اردو کی اصلاحات سے استفادہ کرنے کے علاوہ مزید اصلاحات بھی کیں۔ ترتیب اور املا کے اصول مقرر کیے اور علامات کا تعین کیا۔

۱۹۵۰ء سے ۱۹۶۰ء تک مجلس کے زیر اہتمام ۲۷ کتب شائع ہوئیں۔ جو اردو ادب کے علمی سرمایہ میں قیمتی اثاثہ کا درجہ رکھتی ہیں۔ ۱

۱۔ ''پاکستان میں اردو کے ترقیاتی ادارے'' مرتبہ پروفیسر ایوب صابر، مطبوعہ اظہر سنز پرنٹرز، ۱۰۸ لٹن روڈ، لاہور، ناشر مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ص۔۱۵

۲۔ ''پاکستان میں اردو کے ترقیاتی ادارے'' مرتبہ پروفیسر ایوب صابر، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ص۔۱۵

مجلس کی خدمات:۔ مجلس نے اپنے قیام سے اب تک اردو کی ترقی و ترویج کے لیے بے مثال خدمات انجام دی ہیں۔

مجلس ترقی ادب میں بلند پایہ ادب اور غیر زبانوں کی معیاری کتب کے تراجم شائع کرنے کا کام اسی وقت سے شروع ہو چکا تھا جب اس ادارے کا نام ''مجلس ترجمہ'' تھا۔ پھر مجلس نے طے کیا کہ اصلاحی نوعیت کی عملی کتابوں کے تراجم کم اور عام فہم کتابوں کے تراجم زیادہ شائع کیے جائیں۔ اس کے بعد اردو کی کلاسیکی کتابوں کو مرتب کر کے چھاپنے کی طرف توجہ دی گئی۔ ان کی اشاعت اس خیال سے ضروری معلوم ہوئی کہ دوسرا کوئی ادارہ اس طرف مائل نظر نہیں آتا تھا۔ چنانچہ کلاسیکی کتابیں قدیم ترین نسخوں کی مدد سے مرتب کرا کے شائع کی گئیں اور ان کتابوں کے مصنفین پر سوانحی اور ان کی علمی و ادبی حیثیت پر تنقیدی مقدمات شامل کیے گئے۔ ان کے متن میں رموز و اوقاف اور پارہ بندی پر خاص توجہ دی گئی کہ پرانی چھپی ہوئی کتابوں میں عموماً ان باتوں کا التزام نظر نہیں آتا۔ موجودہ دور کے املا کو گذشتہ زمانے کے املا پر اس لیے ترجیح دی گئی کہ قارئین کو کتاب پڑھنے میں دقت نہ ہو۔

علم و ادب اور قومی زبان کی خدمت کے لیے مجلس ترقی ادب لاہور اس اعتبار سے بے مثال ہے کہ جس اہم مقاصد کے لیے اس کا قیام عمل میں آیا تھا۔ اس سے عہدہ برآ ہونے کے لیے اس نے فرض شناسی اور کارکردگی کا حیرت انگیز کردار ادا کیا۔

مجلس ترقی ادب لاہور نے اپنے قیام کے ابتدائی دس سالوں میں علمی، ادبی، تاریخی اور فنی موضوعات پر سینکڑوں کتب شائع کیں۔ جو دنیا بھر کے ارباب علم اور مستشرقین سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ اس کام کو جو مجلس کے ابتدائی دس سالوں میں ہوا ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے اپنے ایک مقالے میں اس کا مختصر جائزہ پیش کیا ہے۔ ان کے بقول مجلس نے جس قدر ادبی کتابیں شائع کی ہیں ان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا

ا۔ ''مجلس ترقی ادب لاہور'' تعارف اور خدمات، از امتیاز علی تاج، ص۔۳

سکتا ہے۔ ؎۱

۱۔ اردو کا کلاسیکی ادب، جو از سرِ نو مرتب و مدون ہوا۔

۲۔ نئی تحقیقی تصانیف و مقالات۔

موضوعات کے اعتبار سے کلاسیکی ادب کے زمرے میں نظم، نثر، سوانح اور فن پر خاص توجہ نظر آتی ہے۔ نظم میں متقدمین اور متاخرین کے کلیات و دواوین، منظوم داستانیں اور مثنویات شامل ہیں۔ دبستان دہلی کے شعراء میں میرؔ، قائمؔ اور دردؔ سے لے کے مومنؔ، غالب، ذوقؔ اور حالی تک کے کلیات شائع کیے گئے۔ کلیات شاہ نصیرؔ اور کلیات میرؔ بھی طبع کیے۔ دبستان لکھنؤ میں مصحفیؔ، جراتؔ اور انشاءؔ سے لے کے آتشؔ، ناسخؔ، وزیرؔ اور صباؔ تک مرتب ہوئے۔ ان میں بعض کتب ترتیب و تدوین کے اعتبار سے خاص اہمیت کی حامل ہیں۔

فورٹ ولیم کالج کی کتابیں اردو ادب میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہیں ان تصانیف کے زندہ اسلوب نے اپنے بعد کی ہر ادبی تحریک کو متاثر کیا ہے۔ مجلس نے فورٹ ولیم کالج کی قریباً تمام ممکن الحصول کتابیں چھاپ دی ہیں۔

دوسرا اہم نثری سلسلہ سرسید احمد اور ان کے عہد کی تصانیف ہیں۔ مجلس نے مقالاتِ سرسید کو سولہ حصوں میں شائع کیا۔ ان کے علاوہ حالیؔ، شبلیؔ، نذیر احمد، مولوی ذکاء اللہ اور محمد حسین آزادؔ کی تصانیف اور کلیاتِ نثر شائع کیے ہیں۔ سرسید تحریک پر اتنا اہم اور اس قدر منظم کام مجلس سے قبل کسی ادارے کی طرف سے نہیں ہوا۔

تیسرا سلسلہ اردو کے کلاسیکی ڈرامے کا ہے۔ مجلس ترقی ادب نے پہلی مرتبہ اردو کے کلاسیکی ڈرامے کو ادبی اشاعت کا درجہ دیا۔ قبل ازیں ان ڈراموں کے جو متن بمبئی، دہلی، لاہور اور دوسرے شہروں میں شائع ہوئے تھے ان کی حیثیت ایسی تھی جیسے فلم دیکھنے

۱۔ ''مجلس ترقی ادب کی دو سالہ تحقیقی خدمات'' از گوہر نوشاہی، ''صحیفہ'' دس سالہ قومی ترقی نمبر۔ اکتوبر ۱۹۶۸ء، پنتالیسواں شمارہ، مجلس ترقی ادب کلب روڈ۔ لاہور۔ ص۔ ۵

سے پہلے کوئی شخص دلچسپی کے لیے فلم کی کہانی یا گانے پڑھنا پسند کرے اور اسے چھپے ہوئے مل جائیں۔ مجلس کی طرف سے ڈراموں کی اشاعت کا یہ منصوبہ تیس جلدوں پر مشتمل ہے۔ جن میں کم و بیش ایک سو ڈراموں کے متن پیش کرنے کا پروگرام تھا۔ اس سلسلے کے مرتب مجلس ترقی ادب کے ناظم سید امتیاز علی تاج تھے۔

موضوعاتی تقسیم کے بعد اب ہم مجلس کی مطبوعات کو ایک تدوینی اور اشاعتی تقسیم دیتے ہیں۔ یہ اس طرح ہوگی۔

۱۔ وہ کتابیں جو ابھی تک غیر مطبوعہ اور مخطوطات کی صورت میں تھیں اور مجلس نے انھیں پہلی مرتبہ شائع کیا۔

۲۔ وہ کتابیں جو نادر و نایاب تھیں اور تاریخ ادب کا تقاضا تھا کہ ان گم شدہ یا غیر معروف کڑیوں کا سراغ لگا کر انھیں اپنے اصلی مقام پر فائز کیا جائے۔

۳۔ ایسی کتابیں جن کے متن بازار میں دستیاب ضرور تھے لیکن اس قدر غلط صورت میں اور اس قدر ناقص تدوین میں کہ دوبارہ ان پر کام ہونا لازمی تھا۔

اس اجمال کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مجلس ترقی ادب کی طرف سے ابتدائی عشرے میں جو مخطوطات شائع ہوئے وہ یہ ہیں۔

(الف) عجائب القصص

(ب) دیوانِ جہاندار

(ج) تذکرہ طبقات الشعراء

(د) کلیات مصحفی

(ہ) کلیات جرأت

عجائب القصص مغل فرمانروا شاہ عالم ثانی کی مصنفہ داستان ہے جو انھوں نے ۱۲۰۷ھ میں نابینا ہونے کے پانچ سال بعد تصنیف کی۔ موجودہ معلومات کے مطابق اس کا واحد قلمی نسخہ

جو ناقص الآخر ہے، پنجاب یونیورسٹی لاہور کی لائبریری کی ملکیت ہے۔ دوسرے نسخے کا ذکر تذکروں میں ملتا ہے لیکن اس کا سراغ ابھی تک نہیں مل سکا۔ مجلس ترقی ادب کے نسخے کا متن پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے نسخے ہی پر مبنی ہے۔ اس کتاب کو مس راحت افزاء بخاری نے مرتب کیا اور ڈاکٹر سید عبداللہ نے ایک عالمانہ مقدمہ اس پر تحریر کیا۔ اس کتاب کو پہلی مرتبہ قارئین تک پہنچانے کو فریضہ مجلس ترقی ادب ہی نے ادا کیا۔

دیوان جہاندار، شاہ عالم ثانی کے بیٹے مرزا جواں بخت جہاندار کے اردو کلام کا مجموعہ ہے۔ اس کا متن پنجاب یونیورسٹی لاہور کے لائبریری کے مخطوطے مکتوبہ ۱۸۳۳ء پر مشتمل ہے اور اس کے بارے میں ڈاکٹر وحید قریشی نے لکھا ہے کہ ''معلومہ لائبریریوں میں اس کے صرف دو قلمی نسخوں کا علم ہے۔ ایک انڈیا آفس کا نسخہ جو وارن ہیسٹنگز کو خود شہزادے نے پیش کیا اور دوسرا پنجاب یونیورسٹی لاہور کی لائبریری کے ذخیرہ آذر میں اندراج نمبر ۸۷۰۸ پر موجود ہے۔'' [1]

تذکرہ طبقات الشعراء قدرت اللہ شوقؔ کی تصنیف ہے اور سوانحی ادب میں خاص اہمیت کا حامل ہے ابھی تک اس تذکرے کے چار قلمی نسخوں کا سراغ مل سکا ہے۔

۱۔ نسخہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن
۲۔ نسخہ سینٹرل ریکارڈ آفس حیدرآباد دکن
۳۔ نسخہ کتب خانہ برج موہن دتاتریہ کیفی، مملوکہ مکتبہ خاور لاہور
۴۔ نسخہ کتب خانہ دارالمصنفین، اعظم گڑھ

مجلس کے نسخے کا متن کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن کے قلمی نسخے پر مبنی ہے جس کے بارے میں فاضل مرتب جناب نثار احمد فاروقی کا کہنا ہے کہ اس کا متن باقی تمام نسخوں کے مقابلے میں زیادہ صحیح ہے۔

۱۔ ''مجلس ترقی ادب کی دہ سالہ تحقیقی خدمات'' گوہر نوشاہی، ''صحیفہ'' دس سالہ قومی ترقی نمبر۔ ص۔ ۵

کلیاتِ مصحفی مجلس کے زیر اہتمام شائع کیا گیا۔

مخطوطات کے علاوہ کلاسیکی ادب میں ایسی کتابیں شامل ہیں جن کا تعلق اردو شاعری اور نثر کے مختلف دبستانوں سے ہے۔ یہ سارا سلسلہ تاریخ ادب کی ایک جامع ترتیب ہمارے سامنے لاتا ہے۔

اس کام کو موضوعات کے اعتبار سے مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

ا۔ اردو نثر کے مختلف اسالیب

۲۔ شاعری

۳۔ منظوم داستانیں

۴۔ گرامر

۵۔ تاریخ و تمدن و معاشرت

اس موضوعاتی تقسیم کو ادب کے مختلف دبستانوں میں رکھ کر دیکھا جائے تو اس کی صورت یوں بنتی ہے۔

ا۔ فورٹ ولیم کالج کی اردو نثر، معاصر اور گذشتہ ادب کے آئینے میں۔

ب۔ دہلی اور لکھنؤ کے اساتذہ کے کلیات اور دواوین۔

ج۔ جنوبی ہند، شمالی ہند اور اطراف و توابع کے منظوم قصے اور داستانیں۔

د۔ سر سید اور ان کے رفقاء کی نظم و نثر۔

ہ۔ ہندوستان کے تاریخی، تمدنی اور سیاسی حالات پر مشتمل یادداشتیں اور سفرنامے وغیرہ۔

فورٹ ولیم کالج کی مطبوعات جو اردو ادب کی تاریخ میں سنگ میل کا درجہ رکھتی ہیں۔ مجلس میں شائع ہونے سے پہلے ادبی نوادر کی حیثیت سے اکا دکا شائقین کے پاس حرز جاں بنی ہوئی تھیں۔ مجلس نے انھیں جن مشکلات سے شائع کیا ان پر وہ تحسین کی مستحق ہے۔

کلاسیکی ادب میں فورٹ ولیم کی کتابوں کے علاوہ ۱۸۰۰ء سے پہلے کی تصانیف بھی شائع کیں۔ فورٹ ولیم کالج کی کتابیں انگلستان، بھارت اور پاکستان کی مختلف لائبریریوں سے حاصل کی گئیں اور انہیں ترتیب و تدوین کے جدید اصولوں کے مطابق مرتب کیا گیا۔

مجلس ترقی ادب کے اشاعتی کارناموں نے کتاب پر سرسری کام کرنے والوں میں احساس ذمہ داری پیدا کیا۔ مجلس ترقی ادب کی طرف سے شائع ہونے والی کلاسیکی کتابوں کی ایک اہم خصوصیت ان پر مبسوط اور عالمانہ مقدمے، حواشی اور تعلیقات ہیں۔ مجلس نے اس کام کو ایک خاص معیار اور ذوق نظر دیا۔

مجلس نے سرسید تحریک کے سلسلے میں سرسیّد، حالیؔ، شبلیؔ، آزادؔ وغیرہ کے ادبی کارناموں کو شائع کیا۔ سرسید کے مقالات کو سولہ حصوں میں مرتب کیا۔ سرسید پر اس قدر جامع کام مجلس سے پہلے کسی نے نہیں کیا۔

مجلس ترقی ادب نے کلاسیکی ادب کے علاوہ دیگر تدوینی خدمات بھی انجام دیں سوانحی تصانیف کو مرتب کرنا بھی مجلس کی خدمات میں شامل ہے۔ سوانحی تصانیف میں مومنؔ، ''حالاتِ زندگی اور کلام'' ذوقؔ، سوانح اور انتقاد قابل ذکر ہیں۔ اول الذکر کتاب کے مصنف مجلس کے مدیر کتب جناب کلب علی خاں فائق اور موخر الذکر کتاب جناب ڈاکٹر تنویر احمد علوی کی ہے۔

تنقیدی کتب میں اصول انتقاد ادبیات، شاعری اور تخیل، مغربی شعریات اور ڈراما نگاری کا فن جیسے کارنامے جہاں اصول تنقید کے بعض اہم مسائل کو زیر بحث لائے ہیں، وہاں حالیؔ کی نثر نگاری مرزا ہادی رسواؔ، میر امنؔ سے عبدالحق تک اور مباحث، عملی تنقید کا اعلیٰ معیار پیش کرتی ہیں۔

تصانیف میں تحقیقی مقالات کا ایک لامتناہی سلسلہ بھی نظر آتا ہے ان میں مقالات ڈاکٹر محمد صادق اور یورپ میں تحقیقی مطالعے کے علاوہ تین بلند پایہ محققین کی

تصانیف قابل ذکر ہیں۔

۱۔ حافظ محمود شیرانی۔ ''مقالاتِ شیرانی'' پانچ حصے۔

۲۔ مولوی محمد شفیع۔ ''مقالات و یادداشت ہائے مولوی محمد شفیع''

۳۔ امتیاز علی خاں عرشی۔ ''مقالاتِ عرشی''

تاریخی کتب میں سب سے اہم نام ''شاہ جہاں نامہ'' بنگالی مسلمانوں کی صد سالہ جدوجہد آزادی ''دربار ملی'' اور ''دکنی کلچر'' کے ہیں۔

سیاسی تاریخ کے علاوہ تاریخ صحافت پر بھی کتاب ''اردو صحافت پاکستان و ہند میں'' شائع کی گئی۔

تراجم:

مجلس ترقی ادب کے مقاصد میں بلند پایہ ادب کے تراجم کی اشاعت بھی تھا۔ لہٰذا مجلس نے فلسفہ، انسانیات، تاریخ، سیاسیات، داستان، نفسیات، مذہب، تنقید، سائنس، سوانح، معاشیات، تعلیمات، جغرافیہ، عمرانیات، تاریخ ادب اور ڈرامے پر مبنی بلند پایہ ادب کے تراجم شائع کیے۔

فلسفہ انسانیات اور نفسیات کے موضوع پر جن اہم مصنفین کی کتب کو شائع کیا گیا۔ ان میں امام غزالیؒ، ایڈون اے برٹ، جی ای مور، جیمز فریزر، ولیم جیمز اور لارڈ برٹرینڈ رسل کے نام قابل ذکر ہیں۔

ٹائن بی کی علم تاریخ پر شہرہ آفاق کتاب Study in History کا ترجمہ مطالعۂ تاریخ کے نام سے شائع کیا۔ علاوہ ازیں دولتِ مغلیہ کی ہیت مرکزی، تزکِ جہانگیری، تاریخ بخارا، مسلمانوں کی سیاسی تاریخ جیسی قابل قدر تصانیف کے ترجم کرائے۔

اس کے علاوہ آر سی ٹمپل کی حکایت پنجاب، ایل ایل ہوگبن کی ''سائنس، سب کے لیے'' سارٹن کی مقدمہ تاریخ سائنس، نظام الملک طوسی کا سیاست نامہ، ایڈم سمتھ

کی دولت اقوام اور ای۔ کیوری کی مادم کیوری جیسی کتب کے تراجم بھی شائع کیے۔

صحیفہ:

مجلس ترقی ادب کی مطبوعات میں اس کے سہ ماہی مجلّے صحیفہ کا ذکر خاص طور پر اہم ہے۔ صحیفہ ایک تحقیقی مجلہ ہے جس میں علمی و ادبی موضوعات کے علاوہ پاکستان کے مختلف حصوں کی تہذیب و ثقافت اور تاریخ پر مقالات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اس علمی و ادبی مجلّے کو اہل علم کے نزدیک وہی اہمیت حاصل ہے جو ''اورینٹل کالج میگزین''، ''اردو''، ''معارف''، ''اردو ادب'' اور ''نوائے ادب'' کو حاصل ہے۔ مجلّے کے پہلے مدیر سید عابد علی عابدؔ تھے۔ اس کے بعد ڈاکٹر وحید قریشی اور اب احمد ندیم قاسمیؔ ہیں۔ یہ اہل علم حضرات اپنی علمی و ادبی شہرت کے اعتبار سے محتاج تعارف نہیں ہیں۔ صحیفے کے سینکڑوں شمارے شائع ہوتے ہیں۔ جن کے مضامین کے ذریعے ''صحیفہ'' نے دنیائے تحقیق میں ایک مقام پیدا کیا۔ ''صحیفہ'' نے اہم مواقع پر اپنے نمبر بھی نکالے جن میں ''اقبال نمبر'' ''دس سالہ قومی ترقی نمبر'' وغیرہ شامل ہیں۔ جو علمی و ادبی اثاثے ہیں۔

''مجلس ترقی ادب'' کے ارتقاء اور خدمات میں جناب سید امتیاز علی تاجؔ کا ذکر نہ کرنا زیادتی ہوگی۔ مجلس کی ترقی میں ان کی نمایاں خدمات ہیں خصوصاً کلاسیک ڈراموں کی ترتیب و تدوین اور تصانیف کی از سرنو طباعت و اشاعت میں سید امتیاز علی تاجؔ کی خدمات سنہرے حروف میں لکھنے کا قابل ہیں۔

اردو کے کلاسیکی ڈراموں خورشید آرام کے ڈرامے، ظریف کے ڈرامے، رونق کے ڈرامے، حباب کے ڈرامے، حافظ عبداللہ کے ڈرامے، طالب بنارسی کے ڈرامے اور کئی نامعلوم مصنفین کے ڈراموں کو سید امتیاز علی تاجؔ نے بڑی خوبصورتی سے ترتیب دیا۔

سید امتیاز علی تاجؔ کے زمانے میں ''مجلس ترقی ادب'' نے بہت کام کیے

خصوصاً ان کے زمانے میں مطبوعات کے شعبے میں بہت کام ہوا۔

کلاسیکی ادب کی ترتیب:

مجلس ترقی ادب نے کلاسیکی کتابوں کو مرتب و مدون کرانے کی طرف خصوصی توجہ دی۔ ان کی اشاعت اس خیال سے ضروری معلوم ہوتی تھی کہ کوئی دوسرا ادارہ اس جانب مناسب توجہ نہیں دے پا رہا تھا چنانچہ علم و ادب اور تہذیب و ثقافت کا یہ گراں بہا سرمایہ ایک طرف تو روز بروز نایاب ہوتا چلا جا رہا تھا اور دوسری طرف ہماری نئی پود اس کی روایتوں اور تقاضوں سے ناواقف ہونے کے باعث بعض ایسی راہوں پر چل نکلی تھی جو منزل پر نہ پہنچا سکتی تھیں۔ ۱

بہت سی کتابیں جو اب کلاسیک کا مرتبہ رکھتی ہیں پہلی بار فورٹ ولیم کالج کلکتہ سے ٹائپ میں جو اگرچہ خوشنما نہ تھا شائع ہو چکی تھیں۔ اسی کالج کی بعض مقبول مطبوعات لندن سے بھی اس طور سے شائع ہوئی تھیں کہ ان پر جدید طرز کے مقدمے لکھے گئے تھے اور ساتھ ہی مشکل الفاظ و محاورات کی فرہنگ بھی شامل تھی لیکن بعد میں یہ مفید سلسلہ برصغیر میں ترقی نہ کر سکا اور نہ جاری رہ سکا۔ فورٹ ولیم کالج کلکتہ اور انجمن ترقی اردو کی مروجہ اصلاحات سے استفادہ کرتے ہوئے مجلس نے کلاسیکی کتابوں کی ترتیب و تدوین کے کام میں بعض دوسری اصلاحات کی کوشش بھی عمل میں لائی۔

مجلس ترقی ادب نے اپنی مطبوعہ کلاسیکی کتابیں مرتب کرنے کے لیے کئی اصول طے کیے لیکن اردو کی بہت سی اہم کتابیں مخطوطوں کی صورت میں موجود تھیں۔ ان کے حصول اور ترجیح و ترتیب کے متعلق درج ذیل اصول طے کیے گئے۔ ۲

۱۔ ممکن ہو تو اولیت ایسے مخطوطوں کو دی جائے جو مصنف کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہو۔

۱۔ مجلس ترقی ادب، تعارف اور خدمات از سید امتیاز علی تاج

۲۔ مجلس ترقی ادب، تعارف اور خدمات از سید امتیاز علی تاج ص۔۱۱

۲۔ اگر مخطوطہ مصنف کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا نہ ہو تو اس پر مصنف نظر ثانی کر چکا ہو۔

۳۔ مخطوطہ مصنف کی زندگی میں لکھا گیا ہو اور وفات سے جس قدر قریبی زمانے کا ہو۔ اسی قدر اہم سمجھا جائے۔

۴۔ اگر مخطوطوں کے نسخے ایک سے زیادہ ہوں تو مصنف کے قریبی نسخے کو اساس بنایا جائے اور باقی نسخے جو ایک واسطے یا دو واسطوں سے اس کی نقلیں ہوں۔ ان کے اختلافات حواشی میں واضح کر دیے جائیں۔

''مجلس ترقی ادب'' نے یوں تو بیش بہا ادبی و علمی کتابوں کی طباعت کا اہتمام کیا۔ مگر ان میں چیدہ چیدہ کتابوں کی مختصر تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

۱۔ پدماوت اردو:

''پدماوت اردو'' اردو کلاسیک ادب سے متعلق ہے۔ یہ دو شعراء کی مشترکہ کاوش ہے۔ میر ضیاء الدین عبرت و غلام علی عشرت کی۔ جسے ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے ترتیب دیا ہے۔ مثنوی ''پدماوت'' کلاسیکی ادب کا وہ شاہکار ہے جسے بقائے دوام اور شہرت عام نصیب ہوئی۔ ''پدماوت اردو'' کی ترتیب و تدوین و تصحیح کے لیے فاضل مرتب ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے ''نسخہ مصطفائی'' مطبوعہ ۱۸۵۹ء۔ ملک محمد جائسی، تصنیف سید کلب مصطفٰے مطبوعہ انجمن ترقی اردو دہلی، افسانہ پدمنی تصنیف محمد احتشام الدین دہلوی مطبوعہ محبوب المطابع ۱۹۳۹ء۔ نسخہ مطبع نول کشور ۱۸۸۵ء مطبع منشی نول کشور کانپوری۔ اور دیگر بہت سے قلمی نسخوں کو مدنظر رکھا۔[۱]

۲۔ بیتال پچیسی:

''بیتال پچیسی'' کو مظہر علی ولا نے ۱۸۰۳ء[۱] میں اردو میں منتقل کیا۔ اس کی

۱۔ ''پدماوت اردو'' مرتبہ ڈاکٹر گوہر نوشاہی۔ ناشر مجلس ترقی ادب، لاہور ص۔۵۲۔۵۳

موجودہ صورت اس کتاب کا ترجمہ ہے جسے بقول مترجم محمد شاہ بادشاہ کے زمانے میں صورت نام کشور نے راجہ جے سنگھ سوائی والئی جے نگر کی فرمائش پر سنسکرت سے بھاشا میں منتقل کیا۔ اس کتاب میں پچیس (۲۵) کہانیاں ہیں۔ ان پچیس کہانیوں کو شاید اس لیے الگ کتابی صورت دے دی گئی کہ یہ تمام ایک خاص رشتے سے منسلک ہیں اور وہ یہ کہ ان سب کو بیان کرنے والا ایک ہی کردار یعنی بیتال ہے۔ ''بیتال پچیسی'' کے مصنف مظہر علی خاں ولاؔ ہیں اور اسے ڈاکٹر گوہر نوشاہیؔ نے ترتیب دیا اور اس پر مقدمہ بھی ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے لکھا۔ بیتال پچیسی کا یہ دوسرا ایڈیشن اردو اور دیوناگری ہر دو رسم الخط میں ہے۔ بین السطور انگریزی ترجمہ اور مشکل مقامات پر انگریزی زبان میں حواشی بھی درج کیے گئے ہیں۔ [۲]

۳۔ دیوانِ دردؔ:

اردو غزلیات اور رباعیات میں تصوف کے اعلیٰ مضامین کو جس طرح دردؔ نے سمویا ہے اردو شاعری میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ''دیوان درد'' کے مرتب خلیل الرحمٰن داؤدی ہیں۔ [۳]

۴۔ مقالاتِ سرسید:

اردو کلاسیک کے تسلسل میں مجلس نے سرسید احمد خان کے گرانقدر مقالات و مضامین شائع کیے انہیں مولانا محمد اسماعیل پانی پتی نے ترتیب دیا۔ [۱]

۱۔ ''بیتال پچیسی'' از مظہر علی خان ولا۔ مرتبہ ڈاکٹر گوہر نوشاہی ناشر ''مجلس ترقی ادب'' لاہور

۲۔ ''بیتال پچیسی'' از مظہر علی خان ولاؔ۔ مرتب ڈاکٹر گوہر نوشاہیؔ مطبوعہ ''مجلس ترقی ادب'' لاہور ص۔۲

۳۔ ''دیوان درد''۔ از خلیل الرحمٰن داؤدی۔ مطبوعہ مجلس ترقی ادب، لاہور

۵۔ مثنوی رمزالعشق (مع چرخی نامہ):

مجلس ترقی ادب لاہور کے زیر اہتمام مثنوی رمزالعشق کو ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے ترتیب دیا۔ رمزالعشق غلام قادر شاہ صاحب کی تصنیف ہے۔ رمزالعشق تصوف کے موضوع پر اردو کی مثنوی ہے۔ رمزالعشق کی ترتیب میں ذخیرۂ حافظ محمود شیرانی کے دو نسخے فاضل مرتب نے استعمال کیے۔ ان میں سے ایک نسخہ ۱۲۰۴ھ کا مکتوبہ تھا۔ ۲ جسے نسخہ 'الف' قرار دیا ہے۔ اس نسخے کی تفصیل ابوالخیر صاحب کے ہاں مندرجہ ذیل ہے۔

فہرست مخطوطات پنجاب یونیورسٹی غیر مطبوعہ

''ذخیرہ شیرانی مملوکہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں ۴۶۳ ۱نمبری کے تحت اندراج ایک قلمی مجموعۂ رسائل ہے جس میں دیگر مذہبی تصانیف کے ساتھ مصنف رمزالعشق غلام قادر شاہ مندرجہ ذیل تحریریں ملتی ہیں۔'' ۳

۱۔ شجرہ شریف خاندان فاضلیہ

۲۔ چرخی نامہ غلام قادر شاہ

۳۔ غزل نعتیہ غلام قادر شاہ

۴۔ رمزالعشق

۵۔ رمزالعشق (دوسرا نسخہ)

۶۔ **کلیاتِ نظم حالؔی:** مولانا الطاف حسین حالی اردو ادب کے چند بزرگ ترین معماروں اور محسنوں میں سے ہیں۔ وہ اپنے عہد کے سب سے بڑے شاعر اور نظم

۱۔ ''مقالات سرسید'' ازمولانا محمد اسماعیل پانی پت، ''مجلس ترقی ادب'' لاہور

۲۔ مثنوی رمزالعشق۔ مصنف غلام قادر شاہ۔ مرتبہ ڈاکٹر گوہر نوشاہی مطبوعہ مجلس ترقی ادب لاہور ص۔۲۴

۳۔ مثنوی رمزالعشق۔ تصنیف غلام قادر شاہ۔ ترتیب ڈاکٹر گوہر نوشاہی ناشر مجلس ترقی ادب لاہور ص۔۲۵

جدید کے پیشوا تھے۔

کلیات نظم حالی میں غزل کو مقدم کیا گیا ہے۔ ۱

"کلیات نظم حالی" کو ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی نے مرتب کیا ہے۔ کلیات نظم حالی میں مرتب نے شمس العلماء خواجہ الطاف حسین حالی کی شخصیت و سوانح کو بھی شامل کیا ہے۔

اس کے علاوہ یادگار داغ (مرتبہ کلب علی خاں فائق) کلیات شیفتہ (محمد مصطفیٰ خان شیفتہ) واسوخت (آغا حسن امانت) مقالات مولانا محمد حسین آزاد جیسی بے شمار کتابیں جو ہماری علمی و ادبی و ثقافتی سرمایہ و ورثہ ہیں۔ "مجلس ترقی ادب" نے شائع کیں۔

مجلس کے زیر اہتمام ایم اے اور پی ایچ ڈی کے تحقیقی مقالے:

مجلس ترقی ادب نے اس زمانے میں اس بات کا خیال بھی کیا کہ ایم اے اور پی ایچ ڈی کے طالبعلموں کے بعض قابل قدر مقالات جواب تک مخطوطوں کی صورت میں یونیورسٹیوں کی الماری میں رکھے ہوئے ہیں اور انہیں یونیورسٹی کی طرف سے شائع ہونا چاہیے تھا، لیکن بوجوہ اس طرف توجہ نہیں ہو سکی۔ انہیں کتابی صورت میں شائع کیا جائے ۔مجلس کی ہدایت پر برصغیر کی اکثر یونیورسٹیوں کے غیر مطبوعہ مقالوں کی فہرست جمع کرنے کی کوشش کی گئی اور اس قسم کے بعض مقالے شائع بھی کیے گئے۔

مغربی ڈراموں کے تراجم:

مغرب کے جدید ڈرامے کی طرز کے طبع زاد یا مترجمہ ڈرامے اردو میں نہ ہونے کے برابر تھے۔ چنانچہ کالجوں کے کلب یا دوسری جماعتیں ڈراما کرنے کے لیے جب بھی ارادہ کرتے تو ضرورت کے مطابق ڈرامے انہیں دستیاب نہیں ہوتے۔ مطالعے کے نقطۂ نظر سے بھی یہ ڈرامے کچھ کم دلچسپ نہیں تھے۔ اور ناول کے مقابلے میں بہت

۱۔ "کلیات نظم حالی" جلد اول۔ مرتبہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی "مجلس ترقی ادب" لاہور ص۔۳۸۔

مختصر بھی، ان سب باتوں کا خیال کر کے مجلس ترقی ادب نے اس صنفِ ادب کی حوصلہ افزائی کی۔ جس کا کریڈٹ سید امتیاز علی تاؔج کو جاتا ہے۔

کتابیات

۱۔ ایوب صابؔر پروفیسر۔ ''پاکستان میں اردو کے ترقیاتی ادارے'' مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد۔

۲۔ روئیداد ۷۶۔۱۹۷۷ء مرکزی اردو بورڈ، لاہور۔

۳۔ مقتدرہ قومی زبان ''ایک تعارف''۔

۴۔ پاکستان میں اردو کا مسئلہ۔ ڈاکٹر سید عبداللہ۔

۵۔ مجلس ترقی ادب، لاہور، تعارف اور خدمات، سید امتیاز علی تاؔج۔

۶۔ گوہر نوشاہی ڈاکٹر، مجلس ترقی ادب کی دہ سالہ تحقیقی خدمات، ''صحیفہ'' ''دس سالہ قومی ترقی نمبر'' اکتوبر ۱۹۶۸ء مجلس ترقی ادب، کلب روڈ، لاہور۔

۷۔ عبرت و عشرت: پدماوت اردو مرتبہ ڈاکٹر گوہر نوشاہی، مجلس ترقی ادب، لاہور۔

۸۔ مظہر علی خان وؔلا، بیتال پچیسی، ''حرف آغاز و مقدمہ'' ڈاکٹر گوہر نوشاہی، مجلس ترقی ادب، کلب روڈ، لاہور۔

۹۔ محمد اسماعیل پانی پتی ''مقالات سرسید'' مجلس ترقی ادب، کلب روڈ، لاہور۔

۱۰۔ غلام قادر شاہ، ''مثنوی رمز العشق'' مرتبہ ڈاکٹر گوہر نوشاہی۔ مجلس ترقی ادب، لاہور۔

۱۱۔ خلیل الرحمٰن داؤدی ''دیوانِ دردؔ'' مجلس ترقی ادب، لاہور۔

۱۲۔ افتخار احمد صدیقی ''کلیات نظم حالؔی'' جلد اول، مجلس ترقی ادب، لاہور۔